3۔ برسات کی بہاریں

نظیر اکبر آبادی

(1735ء۔۔۔1830ء)

تعارف

نظیر کا اصل نام ولی محمد ہے۔ آپ دہلی میں پیدا ہوئے، مگر چونکہ عمر کا زیادہ حصہ اکبرآباد میں گزرا اس لیے اپنے نام کے ساتھ اکبر آبادی لکھتے تھے۔ 12 بھائیوں میں صرف نظیر زندہ بچے، اس لیے ماں باپ کی آنکھوں کا تارا تھے۔ احمد شاہ ابدالی کے حملے کے وقت کے ساتھ لے کر آگرہ تاج محل کے قریب مکان میں رہنے لگے نظیر کی ابتدائی تعلیم کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ملتی تاہم وہ عربی، فارسی، ہندی اور ہندوستان کی کی دوسری زبانیں جانتے تھے۔ ان کا مزاج قلندرانہ تھا۔ اس میں اسی وجہ سے وہ درباریوں سے دور رہے۔ نواب سعادت علی خاں نے انہیں لکھنؤ پایا وہ نہ گئے۔ اسی طرح بھرتپور کے رئیس کی دعوت ٹھکرادی۔ متھرا میں کچھ عرصہ معلم رہے مگر جلدی نوکری چھوڑ کر آگے اور سترہ روپے ماہوار پر لالہبلاس رام کے بچوں کے اتالیق ہو گے۔ نظیر نے طویل عمر پائی۔ آخری عمر میں فالج کے عارضے میں بتلا ہوگیا اور اسی بیماری کے باعث انتقال کیا۔

عوامی شاعری:

نظیر اکبر آبادی نے میر و سودا ناسخ و آتش اور انشاء جرات کا زمانہ دیکھا، مگر اپنی آزاد طبیعت کے باعث سب سے الگ رہے۔ ان کی ساری عوامی تھی۔ انہوں نے اپنے اور اپنے عہد کے رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو بڑی عمدگی کے ساتھ اپنی شاعری میں ڈھالا ہے۔ انہوں نے شعر و سخن کے لئے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا ہے۔ جن کا تعلق براہ راست عوام الناس، غریب اور مفلس طبقے سے تھا۔ ان کی نظموں میں مناظر فطرت، مذہبی

تہوار، سماجی رسوم، میلوں ٹھیلوں، جانوروں ہفتہ کے پھلوں اور سبزیوں جابجا کردکھائی دیتا ہے۔ انھوں نے اردو نظم گوئ کے دامن کو وسیع کیا۔

تصانیف:

آپ نے طویل اخلاقی نظمیں لکھیں۔ ان کے علاوہ مناظر فطرت موسموں اور تہواروں پر ان کی نظمیں پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔یہ نظمیں ان کے غیر معمولی مشاغل اور زندگی کے گہرے تجربوں کی عکاسی کرتی ہیں۔ نظیر کی زبان عام فہم اور سادہ ہے۔ ان کی شاعری کا کلیات اردو ادب میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

مُشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لہلہاہٹ	ہوا سے کھیت کے ہلنے کی کیفیت	جھجھاہٹ	جگ مگ کرنے کی کیفیت، روشن چمکنا
کاہی	ہلکا سبز رنگ	گلزار	چمن
ابر	بادل	مست	نشے میں چور، مدہوش

اشعار کی تشریح

بند1۔ **ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں**

سزوں کی لہلہاہٹ باغات کی بہاریں

بوندوں کی جھجھاوٹ قطرات کی بہاریں

ہربات کے تماشے ہرگھات کی بہاریں۔

تشریح:

نظیر اکبر آبادی برسات کے موسم یعنی بارش کے موسم کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب برسات کا موسم آیا تو اپنے ساتھ بادل اور گھٹائیں لے آئیں اور ہر طرف جل تھل ہوگیا درخت پودے اور سر سبز کھیت برسات سے دھل گئے ہوا کے جھونکے آتے ہیں تو سر سبز و شاداب چھت جو نظر آتے ہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر طرف سر سبزی اور شادابی ہے۔ حدِ نگاہ ہریالی ہی ہریالی دکھائی دیتی ہے۔ طبیعت میں فرحت سی محسوس ہوتی ہے۔ بارش کے قطرے اتنے خوبصورت دکھائی دیتے ہیں جیسے کسی چیز کے جگ مگ کرنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ انسانوں اور دوسرے جانداروں میں بے چینی کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ جب برسات کا موسم شروع ہوتا ہے

تو دور دور تک سر سبزی اور شادابی ہوتی ہے۔ مینہ کے قطرے سر سبز فرش پر موتیوں کی صورت بہار دکھاتے ہیں۔ ایسا نظارا صرف کسی ایک جانب نہیں ہے بلکہ جدھر بھی نظر اٹھائیے یہی حسین اور دلفریب سماں نظر آتا ہے۔ ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم ہے۔

بند2۔

بادل ہوا کے اوپر ہوں مست جارہے ہیں

جڑیو کی مستیوں سے دھوئیں مچا رہے ہیں

پڑھتے ہیں پانی ہر جا جل تھل بنا رہے ہیں گ

لزار بھیگتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں

تشریح:

اس بند میں شاعر نظیر اکبر آبادی برسات کے مناظر کے مرقع نگاری کی ہے وہ کہتے ہیں کہ برسات کا موسم شروع ہوتے ہی ہر طرف بادل ہیں بادل نظر آنے لگے ہوا کے ساتھ ساتھ گھنگھور گھٹائیں چھانے لگی بھی ہوں اوپر بادل ہیں بادل چھا گئے۔ برسات کے باعث خوب پانی برس رہا ہے۔ کہیں تو گھروں میں بےپناہ پانی جمع ہوگیا ہے اور جو جگہیں بلندی پر ہے وہ خشک رہ گئی ہیں۔ بعض مقامات پر جل تھل ایک ہو گئے ہیں۔ باغات میں بارش نے

عجیب سماں پیش کیا ہے۔ ہرے پودے پھل اور پھول پانی سے بھیگے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ شاعر برسات کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ باغات اور سبزہ زاروں میں پانی ہی پانی رواں دواں ہے چنانچہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں پر بارش نہ ہوتی ہو۔

بند3۔

ہر جا بچھا رہا ہے سبزہ ہرے بچھونے

قدرت کے بچ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے

جنگلوں میں ہو رہے ہیں پیدا ہرے بچھونے

بچھوا دیے ہیں حق نے کیا کیا ہرے بچھونے

تشریح:

اس بند میں سینی برسات کی خوبصورت مناظر کسی کی ہے اور مصوری کرتے ہوئے کہا ہے کہ برسات کے موسم میں بارشوں کے بعد ماحول اتنا خوبصورت اور دلکش ہوگیا ہے کہ زمین میں سر سبز رنگ کا لباس زیب تن کر رکھا ہے کے حسین نظارے دکھائی دے رہے ہیں باغوں کی رونق ہر طرف پھیلی ہوئی ہے درخت اور پودے نکھرے دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ سادہ بھی یہ بہار برسات کی وجہ سے ہے مختصریہ کہ قدرت نے چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ بکھیر دیا ہے برسات کے پانی نے ہر چیز پر نکھار پیدا کردیا ہے جہاں تک نظر کام کرتی ہے ہریالی ہی ہریالی نظر آتی

ہے۔ زمردیں فرش بچھا ہوا ہے۔ ہر طرف برسات کی آمد کی دھومیں مچی ہوئی ہیں۔ نظر میں یہی نقشہ ہے کہ چاروں طرف لہلہاہٹ ہے۔ چنانچہ برسات کی بہاروں نے پورے ماحول کو زبردست ترو تازہ خوشگوار اور خوبصورت بنا دیا ہے۔

بند4۔ **سبزوں کی لہلہاہٹ، کچھ ابر کی سیاہی**

اور چھا رہی گھٹائیں سرخ اور سفید کاہی

سب بھیگتے ہیں گھر گھر لے ماہ تا بہ ماہی

یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الٰہی!

تشریح: جدت اور نُدرت سے بھرپور اس بند میں شاعر نے مناظر فطرت اور مظاہر فطرت کی خوب منظر کشی کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آسمان پر سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ گھنگھور گھٹائیں اُمنڈتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہیں۔ بارش نےپیاسی زمین کی پیاس بجھا دی ہے۔ ہر طرف ہریالی اور سبزہ ہی سبزہ لہلہا رہا ہے۔پودوں اور درختوں کی شاخیں مستی میں آکر جھوم رہی ہیں۔ آسمان پر سیاہ، سُرخ اور ہلکے سبز رنگ کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اے رب کائنات اور پروردگار عالم یہ سب تیری قدرت کے نظارے ہیں۔ تیرے سوا کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جو اتنے خوبصورت نظارے پیدا کر سکے۔ تو ہی گل و گلزار کو خوبصورتی اور رنگینی بخشتا ہے۔

بند5۔ **کیا کیا رکھے ہے یا رب، سامان تیری قدرت**

بدلے ہے رنگ کیا کیا ہر آن تیری قدرت

سب مست ہو رہے ہیں پہچان تیری قدرت

تیتر پکارتے ہیں سبحان تیری قدرت

تشریح: اس بند میں شاعر برسات کے حوالے سے اللہ تعالی کی حمد وثناء اور قدرت و عظمت بیان کر رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ باری تعالی ! میں ناچیز کس طرح تیری قدرت کو احاطہ قلم میں لاؤں اور بیان کروں، ٹو نے اس دنیا میں ہمارے لئے بے شمار سامان مہیا کیے ہیں۔ تیری قدرت اتنی بڑی ہے کہ تیری قدرت نے ہر جگہ جلوے دکھائے ہیں۔ ہر طرف خوبصورت اور دلکش نظارے ہمیں دیے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ انسانوں کی مستی اور دلفریبی تو ایک طرف، برسات کے حسین اور دلفریب مناظر سے لطف اٹھاتے ہوئے تیتر بھی حمدِ الٰہی میں مصروف ہو گئے ہیں۔ ان کی زبانوں سے بھی سبحان ربنا کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ برسات کی بدولت انسان، چرند، پرند سبھی نہال ہیں اور قدرت کی عنایت دیکھ دیکھ کر ثناء خوانی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

حل مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) پہلے بند میں کونسے کافیے استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: اس بند میں برسات، باغات، قطرات، گھات، کافیے استعمال ہوئے ہیں۔

(ب) تیسرے بند میں موجود ردیف کی نشاندہی کریں۔

جواب: تیسرے بند میں ردیف "ہرے بچھونے" ہے۔

(ج) چوتھے بند میں کونسا لفظ بطور ردیف استعمال ہوا ہے؟

جواب: چوتھے بند میں ردیف نہیں ہے۔

(د) تیتر اللہ تعالی کی قدرت کیسے بیان کرتے ہیں۔

جواب: تیتر "سبحان تیری قدرت" پکار کر اللہ کی عظمت بیان کرتے ہیں۔

(ہ) گلزار کے بھیگنے اور سبزے کے نہانے سے مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد برسات کی کثرت کی طرف اشارہ ہے جس سے گلزار بھیگ جاتے ہیں اور سبزے نہا جاتے ہیں۔

2۔ شاعر نے نظم "برسات کی بہاریں" میں برسات کے جو مناظر بیان کئے ہیں، ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: **نظم "برسات کی بہاریں" کا خلاصہ**

نظیر اکبر آبادی برسات کے موسم یعنی بارش کے موسم کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب برسات کا موسم آیا تو ہوا اپنے ساتھ بادل اور گھٹائیں لے آئی اور ہر طرف جل تھل ہوگیا۔ درخت، پودے اور سرسبز کھیت برسات سے دُھل گئے۔ ہوا کے پُر سرور جھونکے آتے ہیں تو سرسبز و شاداب کھیت جھولتے نظر آتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر طرف سرسبزی اور شادابی ہے۔ حدِ نگاہ تک ہریالی ہی ہریالی دکھائی دیتی ہے۔ طبیعت میں فرحت سی محسوس ہوتی ہے۔ بارش کے قطرے اتنے خوبصورت دکھائی دیتے ہیں جیسے کسی چیز کے جگمگ کرنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ انسانوں اور دوسرے جانداروں میں بے چینی کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم ہے۔

برسات کا موسم شروع ہوتے ہی ہر طرف بادل ہی بادل نظر آنے لگے۔ ہَوا کے ساتھ ساتھ گھنگور گھٹائیں چھانے لگیں ہواؤں پر بادل ہی بادل چھا گئے۔ برسات کے باعث خوب پانی برس رہا ہے۔ کہیں تو گڑھوں میں بے پناہ پانی جمع ہوگیا ہے اور جو جگہ بلندی پر ہیں وہ خشک رہ گئی ہیں۔ بعض مقامات پر جل تھل ایک ہو گئے ہیں۔ باغات میں بارش نے عجیب سماں پیش کیا ہے۔ شاعر برسات کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ باغات اور سبزہ زاروں میں پانی ہی پانی رواں دواں ہے چنانچہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں پر بارش نہ ہوتی ہو ہر طرف برسات کی آمد کی دھومیں مچی ہوئی ہیں۔ نظر میں یہی نقشہ ہے کہ چاروں طرف لہلہاہٹ ہے۔ چنانچہ برسات کی بہاروں نے پورے ماحول کو زبردست تروتازہ، خوشگوار اور خوبصورت بنا دیا ہے۔ اے رب کائنات اور پروردگار عالم یہ سب تیری قدرت کے نظارے ہیں۔ تیرے سوا کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جو اتنے خوبصورت نظارے پیدا کرسکے۔ تو ہی گل و گلزار کو خوبصورتی اور رنگینی بخشتا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ انسانوں کی مستی اور دلفریبی تو ایک طرف برسات کے حسین و دلفریب مناظر سے لطف اٹھاتے ہوئے تیتر بھی حمد الٰہی میں مصروف ہوگئے ہیں ان کی زبانوں سے بھی سبحان ربنا کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں برسات کی بدولت انسان، چرند، پرند سبھی نہال ہیں اور قدرت کی عنایات دیکھ دیکھ کر ثناء خوانی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

3۔ "قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالی کی قدرت اور اس کے فضل و کرم سے ہر جگہ سبزہ ہی سبزہ نظر آرہا ہے۔

4۔ اِعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

برسات، لہلہاہٹ، گلزار، سبحان، جھجھاہٹ

جواب: بَرْسَاتْ، لَہْلَہَاہَٹْ، گُلْزَارْ، سُبْحَانْ، جُھْجُھَاہَٹْ۔

5۔ مذکر اور مؤنث الفاظ کی نشاندہی کریں۔

مذکر الفاظ: بادل، سبزہ، گلزار، رنگ، تیتر

مؤنث الفاظ: ہوا، بہار، برسات، قدرت، گھٹا

6۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
سبزہ	سیاہی	لہلہاہٹ
بوندیں	بچھونے	جھجھاہٹ

بادل	سبحان	مست
پانی	ماہی	جل تھل
ہرے	جل تھل	بچھونے
تیتر	مست	سبحان
ماہ	جھجھاہٹ	ماہی
ابر	لہلہاہٹ	سیاہی

7۔ جس نظم کے ہر بند میں ایک ہی مصرع بار بار دہرایا جائے اسے "ٹیپ کا مصرع" طرح کہتے ہیں۔ اس نظم میں ٹیپ کے مصرعے کی نشاندہی کریں۔

جواب: "کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں" یہ ٹیپ کا مصرع ہے۔

8۔ نظم "برسات کی بہاریں" کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: اس کا جواب سوال نمبر 2 میں دے دیا گیا ہے۔

9۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

لہلہاہٹ، جل تھل، گلزار، گھٹائیں، ماہ تابہ ماہی

جواب:

الفاظ	جملے
لہلہاہٹ	برسات کے موسم میں ہر طرف سبزے کی لہلہاہٹ نظر آتی ہے۔
جل تھل	موسلادھار بارش سے ہر طرف جل حل ہولیا۔
گلزار	انسان گل و گلزار کا دلدادہ ہے۔
گھٹائیں	آسمان پر کالی گھٹائیں ہر طرف پھیل گئیں۔
ماہ تابہ ماہی	موسلادھار بارش سے ماہ تابہ ماہی سب بھیگ جاتے ہیں۔

تشبیہ:

کسی چیز کو کسی خاص وصف کی وجہ سے کسی دوسری چیز کی مانند یا اس جیسا قرار دینا تشبیہ کہلاتا ہے۔ جیسے خوبصورت چہرے کو پھول کی مانند قرار دینا۔ ارکان تشبیہ پانچ ہیں۔ پہلی چیز کو مشبہ، دوسری چیز کو مشبہ اور دونوں کے درمیان مشترک خوبی یا وصف کو وجہ شبہ کہتے ہیں۔ حرف تشبیہ اور غرض تشبیہ بھی تشبیہ کے ارکان ہیں۔ تشبیہ کا مقصد عام چیز کی خوبی کو واضح کرنا اور اس کی وضاحت کرنا ہے۔ تشبیہ سے بات میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اور بیان دلچسپ ہو جاتا ہے۔

تشبیہ کی مثالیں دیکھیں:

(الف) اس کے دانت موتیوں کی طرح سفید ہیں۔

(ب) اس کے لب پھول کی طرح نازک ہیں۔

(ج) اس کا دل پتھر کی طرح سخت ہے۔

(د) اس کا قد سرو کی طرح لمبا ہے۔

(ہ) وہ لومڑی کی طرح چلاک ہے۔

ان مثالوں میں دانت، لب، دل، قد اور وہ (کوئی شخص) مشبہ ہیں۔ جبکہ موتی، پھول، پتھر، سرو، اور لومڑی مشبہ بہ ہیں۔ ان مثالوں میں بالترتیب سفیدی، نازکی، سختی، لمبائی، اور چالاکی تشبیہ کی وجوہات یا وجہ شبہ کی مثالیں ہیں۔